پیدا ہوتا ہے یا بڑھتا ہے، مگر جہاں ساری توجہ ہنگامہ اور تخریبی مسائل پہ ہو وہاں ایک خاموش ٹھنڈے اور تعمیری کام کا خیال بھی کسی کو آئے تو بڑی بات ہے۔

سید محمد سلیم صاحب کا ایک مستقل موضوع تحقیق و کاوش تعلیم ہے۔ وہ تعلیم کے فکری اور عملی اور تاریخی پہلوؤں پر کئی قابلِ قدر کتابیں لکھ چکے ہیں۔ اس چھوٹی سی کتاب میں انہوں نے تعلیمی انحطاط کے خوفناک مسئلے کا جائزہ لیا ہے، جسے وہ قومی خسارا کہتے ہیں۔ سید صاحب بتاتے ہیں کہ کیکر کا یہ درخت (مغربی نظامِ تعلیم) ۱۸۳۵ء میں لگایا گیا تھا، علی گڑھ کالج کے قیام کے بعد مسلمانوں نے اسے قبول کیا، اب اس کیکر کے کانٹے جو شروع میں اس کے پتوں کی طرح ملائم تھے کپڑے پھاڑ کر (اور زخم لگا کر) اپنا وجود تسلیم کرا رہے ہیں۔

اِس کتاب میں اسلامی نظریۂ تعلیم، برصغیر کی مختصر سی تاریخ تعلیم اور اس کی بنائی ہوئی ذہنیتوں کے بیان کے ساتھ، نصاب، امتحانات، اساتذہ، فیسوں کے نظام، ٹیوشن، رخصتوں اور کھیلوں کی کثرت اور طلبا کے آمرانہ انداز وغیرہ اسباب و عوامل کی وضاحت مدبرانہ انداز سے کی ہے۔

حضرت ابوذرؓ غفاری | از جناب عبدالشکور۔ ناشر: عارف پبلیکیشنز، ۹۵- ارنا چلم روڈ، بنگلور۔ انڈیا۔ کاغذ و طباعت نفیس۔ قیمت: ۱۲/- روپے۔ آئندہ یہ کتاب مکتبۂ تعمیرِ انسانیت اُردو بازار، لاہور سے بھی شائع ہوگی۔

حضرت ابوذرؓ کی شخصیت صحابہ کرام کی مجلس میں ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔ انہوں نے دین کے اُس تعلیمی حصے پر خاص توجہ دی جس میں دُنیا اور دولتِ دُنیا اور عشرتِ دُنیا کی محبت پر نکیر کی گئی ہے۔ انہوں نے اپنے قبیلے کے ماضی کے تکلیف دہ حالات بھی دیکھے تھے، انہوں نے مدینہ میں مسلمانوں کی تنگ حالی بھی دیکھی اور خود اس دَور کی اذیتوں کو دوسروں سے زیادہ بھگتا۔ پھر جب مسلمانوں میں خیبر، ایران، روم و شام سے دولت کی ندیاں بہتی ہوئی آنے لگیں تو اس عبرت ناک منظر کو بھی آپ نے دیکھا۔ حضرت ابوذرؓ کی نظر برابر اس بات پر تھی کہ دولت اور اخلاق یا دُنیا اور آخرت کس طرح ٹکراتے ہیں۔ اور کس طرح ان میں توازن رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ اور روز بروز مشکل تر ہوتا